بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# (حاشیہ میزان العقائد)

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ و انزل علیہ القرآن۔ منہ ایات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابھات (جزء ۳ رکوع ۹) ثم بعث المھدی وعلمہ البیان لیتابع الایات المتشابھات مع الایات المحکمات ھن ام الکتاب صلی اللہ علیھما والھما واصحابھما الکاملین والتابعین الراسخین فی العلم قال اللہ تعالیٰ یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب۔ پس آنانکہ اہل صدور وزیرکان صاحب شعور بودند انچہ اعتقادیات است از محکمات اخذ نمودند وہمہ عملیات را از متشابہات استنباط فرمودند وتاویل (متشابہات را) مطابق محکمات آوردند نہ برعکس آں قولہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ (بخلاف المحکمات) منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ (بموافق اھوائھم) وما یعلم تاویلہ

# (ترجمہ حاشیہ میزان العقائد)

تمام تعریف ثابت ہے۔ اس خدا کے لئے جس نے اپنے رسولؐ کو بھیجا اور اس پر قرآن نازل کیا۔ قرآن کی بعض آیتیں محکم ہیں وہی ام الکتاب ہیں اور دوسری متشابہات ہیں پھر مہدی (موعودؑ) کو پیدا کیا اور اس کو قرآن کے بیان کی تعلیم دی تاکہ پیروی کرے متشابہ آیتوں کی محکم آیتوں کے موافق کہ وہ ام الکتاب ہیں۔ رحمت نازل کرے اللہ ان دونوں پر اور ان کی آل واصحاب پر جو کامل ہیں اور ان کے تابعین پر جو علم میں پکے ہیں جیساکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہتے ہیں (راسخ فی العلم) ہم نے قرآن پر ایمان لایا ہر ایک (محکم ومتشابہ) ہمارے پروردگار کے پاس سے (اترا) ہے اور سمجھانے سے عقلمند ہی سمجھتے ہیں۔ پس جو لوگ کہ اہل دل اور صاحب شعور تھے (انہوں) نے اعتقادیات کو محکمات سے اخذ کیا اور تمام عملیات کو متشابہات سے استنباط فرمایا اور محکمات کے موافق متشابہات کی تاویل کی نہ کہ برخلاف اس کے (چنانچہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ تو (محکمات کے خلاف) انہی آیتوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں جو متشابہ ہیں تاکہ فساد پیدا کریں اور اصل مطالب کو (اپنی خواہشات کے موافق) گھڑلیں

الا اللہ پس مقصود پرسود ازیں مرقوم آنست
کہ قدر یک صد و یازدہ سال بوصال حضرت
امام علیہ السلام رسیدہ پیروی دین و آئین
امام و اتباع صحابہ کرام و رعقائد و مرام بعضی
مردمان زمانہ ترک دادہ رسم و عادت و
پدران خویش پیش گرفتہ ہمون راہ راست
می پندارند و جمعی بزعم غایت محبت خود
مہدیؑ را بعینہٖ خدا می گویند و بر پیغمبر علیہ السلام
بعبارتی کہ نشاید و نباید افزونی می جویند
و فرقہ بہ قصور عظمت بظن نہایت عدالت
خود مہدی و رسول علیہما السلام را برابر نمی
دانند و بر بودن او از منہائے خدا و در
خصوصیت آں فائض الہدیٰ ہم تقصیرہا
و اعتراضہا می دارند و ہر یکے خود را مہدی و
ہادی می پندارند نعوذ باللہ من ذالک
بناءً علیہ کلمہ چند مجملاً جامع جمیع اعتقادات
صالحات مطلقاً و مبرا از ہمہ عقائد فاسدات
بے تفریط و افراط جاہلانہ و بے تعصب و
عناد حاسدانہ کہ از جہت ظاہر کتابے قلیل اما
در بصر باصر کتابے طویل نوشتہ تا ہر کہ صاحب
غلو و تقصیر بود طوعاً و کرہاً برایں راضی شود و
کسیکہ صاحب قسط و توسط باشد فرحاً و شرحاً
قبول کند لذالک سمیتہا بہ میزان العقائد
و منبع الفوائد اعمال و بہر چند کہ جواب سوالہاء
آں ہمہ دراں مندرج اند اما بہ سبب کوتہی

حالانکہ ان کا اصل مطلب خدا ہی جانتا ہے۔ پس مقصود پرسود
اس تحریر سے وہ ہے کہ حضرت مہدیؑ کے وصال کے
ایک سو گیارہ سال بعد اس زمانے کے بعضے لوگ حضرت
مہدیؑ کے دین و آئین کی پیروی اور صحابہ کرام کے
عقاید و مقاصد کی اتباع ترک کرکے اپنے باپ دادا
کی رسم و عادت کو اختیار کرکے اسی کو راہِ راست جانتے
ہیں اور ایک جماعت کے لوگ اپنی بیحد محبت کے زعم
میں مہدیؑ کو بعینہٖ خدا کہتے ہیں۔ اور پیغمبرؐ پر ایسی عبارت
کے ساتھ کہ لایق و سزاوار نہیں (مہدی کو) افزونی دیتے
ہیں۔ اور ایک فرقہ کے لوگ قصور عظمت سے اپنے
کمال عدالت کے گمان میں مہدیؑ اور رسولؐ کو برابر
نہیں جانتے۔ اور اس کے (مہدیؑ کے) بعینہ خدا ہونے
پر اور اس نائض الہدا کی خصوصیتوں میں قصور اور اعتراض
کرتے ہیں اور ہر ایک اپنے کو ہدایت یافتہ اور ہدایت
کنندہ جانتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک اسی بنا پر چند
کلمے مجملاً جو تمام عقاید صالحہ کو مطلقاً شامل ہیں اور کل فاسد
عقاید سے مبرا اور جاہلانہ افراط و تفریط اور حاسدانہ تعصب
عناد سے پاک ہیں۔ بظاہر ایک چھوٹا رسالہ ہے لیکن اہلِ
بصیرت کیلئے ایک بڑی کتاب ہے۔ لکھا ہے تاکہ غالی
اور قاصر دونوں مجبوراً اس پر راضی ہوں اور جو شخص کہ
صاحب عدل و انصاف ہے وہ بخوشی تمام اس کو قبول
کرے اس لیئے میں نے اس کا نام میزان العقائد و
منبع الفوائد اعمال رکھا اور ہرچند کہ ان تمام سوالات کے
جواب اس میں (میزان میں) درج ہیں لیکن اس کی عبارت
مختصر ہونے کی وجہ بعض مخصوص امور بھی واضح طور پر معلوم

عبارت بعضے وجوہات مخصوصات نیز
اشکارا نمی نمایند بنا بران بر حواشی آں ایں
سطورہا مسطور شدند تا ہر کہ بریں مطلع شود از
سوالہا مستغنی گردد فلذالک ھٰذا ماخوذ
وجزء من العقيدة الرّضيّة
من مرشدی ومولائی۔

نہیں ہوتے۔ بنا براں اس کے حواشی پر یہ سطور لکھے گئے
تاکہ جو کوئی اس سے آگاہ ہو سوالات سے مستغنی ہوجائے
پس اس لئے یہ (مختصر رسالہ) میرے مرشد و
مولی کے عقیدۂ مرضیہ سے ماخوذ اور اس کا
ایک جزو ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# متن وشرح میزان العقائد

دراصل جملہ مہدویان بر آنند کہ خاتم نبی و خاتم
ولایت محمدی صلی اللہ علیہما وسلم یکذات و
برابر اند زیرا کہ یکے گفت۔ یعنی قال الامام
المہدی علیہ السّلام انی عبد اللہ
تابع محمد رسول اللہ ودیگر گفت یعنی
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الولایۃ
افضل من النبوّۃ المقصود چنانکہ مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم ما ینطق عن الھویٰ
است مہدی علیہ السلام نیز ہرچہ کرد و
فرمود بفرمان خدا است زیرا کہ او صاحب
فرمان است کما ورد فی المقصد
الاقصیٰ کہ او صاحب زمان و صاحب

# ترجمہ متن وشرح میزان العقائد

دراصل تمام مہدوی اس بات پر متفق ہیں کہ خاتم
نبی اور خاتم ولایت محمدی صلی اللہ علیہما وسلم ایک
ذات اور برابر ہیں۔ اس لئے کہ ایک نے کہا یعنی
امام مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ کا بندہ
ہوں اور محمد رسول اللہ کا تابع ہوں۔ اور دوسرے
نے کہا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ولایت افضل ہے نبوت سے المقصود
جیسا کہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خواہش سے
کوئی بات نہیں کی (اسی طرح) مہدی عم نے بھی جو
کچھ کیا اور فرمایا خدا تعالیٰ کے فرمان سے موافق ہے
اس لئے کہ آپ صاحب فرمان ہیں۔ چنانچہ مقصد
اقصیٰ میں وارد ہے اس کو (مہدی کو) صاحب زمان

ومتشابہات است درنقل نیز ہست
ہرآئینہ وقتیکہ درکلام اللہ محکمات ومتشابہات
باشد درنقل مہدیؑ چرا نہ باشد اما درنقل مہدی
علیہ السلام محکمات آنست کہ حکم او واثق
است۔ مثلاً دورماندن از رفتن بخانہ اہل
دنیا واز الفت وموانست گرفتن باایشاں
نہ از ملاقات مردماں چنانچہ معمول صحابۂ کرام
وتابعان ایشان است۔ یعنی درتابعان ہمہ
اصحاب رضی اللہ عنہم مشہور ومتفق علیہ بود یا برو
جمہور باشد۔ بالخصوص آں معنی کہ چنیں نقول
ثبوت یافتہ چوں ترک دنیا وطلب خدا و
ہجرت وطن وصحبت صادقاں وعزلت از
خلق وذکر کثیر وعشر وامثلہ نیز ہماں حکم دارد
وکذا سلوک جمیع صحابۂ مہدی علیہ السلام کہ
طریقت است بامتزاج حقیقت بارعایت
حدود شریعت بے شائبہ نوافل وبدعت و
بدیں حدو اشراط معرفت وحق تابعان ولایت
محمدی است۔ لذالک قال سبحانہ و
تعالیٰ لنبیہ علیہ السلام فان یکفر بہا
ھؤلاء فقد وکلنا بہا قوماً لیسوا
بہا بکافرین اولئک الذین ھدی
اللہ فبھداھم اقتدہ وچندیں شرف
ایشاں از آنست کہ حقیقت دین اسلام
کہ طلب دیدار خدا است برایشاں شریعت
گشت چنانچہ از امام علیہ السلام منقول است

نقل (مہدیؑ) میں بھی (محکمات اور متشابہات) ہیں
اس لئے کہ جب کلام اللہ میں محکمات اور متشابہات
ہیں تو مہدیؑ کی نقل میں کیوں نہ ہوں۔ لیکن مہدیؑ
کی نقل میں محکمات وہ ہیں کہ ان کا حکم مضبوط ہو مثلاً
اہل دنیا کے گھروں پر جانے سے دور رہنا اور ان سے
الفت ودوستی اختیار نہ کرنا نہ یہ کہ لوگوں کی ملاقات سے
باز رہنا جیسا کہ صحابۂ کرام اور ان کے تابعین کا عمل درآمد تھا
یعنے تمام اصحابؓ کے تابعین میں مشہور ومتفق علیہ ہو
یا اس پر جمہور رہو۔ خصوصاً وہ معنی جو ایسی نقلوں سے
ثابت ہو مثلاً ترک دنیا وطلب خدا اور ہجرت وطن
اور صحبت صادقاں اور عزلت خلق اور ذکر کثیر اور عشر
(اور جو امور کہ) ان کے مانند ہیں وہ بھی وہی حکم (محکمات)
رکھتے ہیں اور اسی طرح مہدیؑ کے تمام صحابہ کی روش
جو طریقت ہے بلا کسی نفل اور بدعت کے شائبہ کے
حدود شریعت کی احتیاط کیساتھ امور حقیقت سے
ملی ہوئی ہے (حکم محکمات رکھتی ہے) اور ان شرائط
وقواعد پر تابعان ولایت محمدی کی معرفت وحقیقت پر
موقوف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے
فرمایا۔ پس اگر انکار کرے اس سے یہ لوگ تو ہم نے اس
کے لئے ایک قوم کو مقرر کر رکھا ہے جو انکار نہیں کریگی
یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے۔ پس
تو بھی (اے محمدؐ) ان کی ہدایت کے موافق پیروی کر۔
اور ان کی اس قدر عظمت کا باعث یہی ہے کہ دین اسلام
کی حقیقت جو خدا کے دیدار کی طلب ہے ان پر شریعت
ہوگئی۔ جیسا کہ امام علیہ السلام سے منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ

که طلب دیدار خدا تعالیٰ بر ہر مرد و زن فرض
است تا که خدای را نه بیند مومن نباشد و
نیز فرمودند مومن آنرا گویم که بینائے حق باشد یا
بچشم سر یا بچشم دل یا در خواب خدای را
نه بیند مومن نباشد مگر طالب صادق فرمودند
که طالب صادق آں رامی گویم که از دنیا و
خلق اعراض کرده روئے دل خود را سوے
مولیٰ آورده ہمواره مشغول با خدا باشد و از خود
بیروں آمدن ہمت می کند و نیز فرمود مومن
گاہے کم ہمت باشد و گاہی عالی ہمت
وقتیکه مضطرب شود میاں بیکه بیگه مزدوری
یک جیتل یا دو جیتل بکند در آں حال بر خود
بسیار ملامت کناں باشد و بیرون دائره
آتش سوزاں دانسته پا نه نهد و باز بر فتوح
غیب انتظار برد ہمچنیں در زمره صادقاں
بمیرد و ایشاں غسل دہند و نماز جنازه بگزارند
و مشت خاک داده دفن کنند آنکس را از
آتش دوزخ فلاح است و فرمودند ہر که
پی در پی سه روز تدبیر روزی کند طالب دنیا
باشد فاما من طغیٰ و اثر الحیٰوة الدنیا
درحق اوست۔ فرمودند طالب دنیا کافر است
و فرمودند مومن کم ہمت باشد لیکن طالب
دنیا نباشد و فرمودند مومن را اغنیا و اہل فراغ
باید گفت دنیادار نباید گفت که دنیادار خطاب
کافر است و ہر احکامیکه چنیں رسوخ یافته

کے دیدار کی طلب ہر ایک مرد اور عورت پر فرض ہے جبتک کہ
خدا کو نہ دیکھے مومن نہوگا اور نیز فرمایا کہ مومن اوس کو کہتا ہوں جو
خدا کو دیکھنے والا ہو سر کی آنکھ سے یا دل کی آنکھ سے یا خواب میں
خدا کو نہ دیکھے مومن نہوگا مگر طالب صادق کہ اس پر بھی حکم ایمان ہی)
اور فرمایا کہ طالب صادق اوس کو کہتا ہوں کہ دنیا اور خلق سے منہ موڑ کر
اپنے دل کے رخ کو خدا کیطرف سے پھیر کر ہمیشہ خدا کیساتھ مشغول رہے اور خودی
باہر آنیکی کوشش کرتا ہو اور نیز فرمایا کہ مومن کبھی کم ہمت ہوتا ہے اور کبھی عالی
ہمت۔ جس وقت کہ مضطرب ہو جائے
آپس میں جیتل دو جیتل کی مزدوری کرے
اس وقت خود پر بہت ملامت کرتا رہے اور
دائرہ کے باہر جلتی ہوئی آگ ہے سمجھ کر قدم
نہ رکھے اور پھر غیبی فتوح کا منتظر رہے اسی طور پر
صادقوں کی جماعت میں مرجائے۔ اور یہ لوگ
(صادقین) بعد غسل نماز جنازہ مشت خاک
دیکر دفن کریں تو اس شخص کو دوزخ کی آگ
سے فلاح ہے۔ اور فرمایا جو شخص کہ پے در پے
تین دن روزی کی تدبیر کرتا ہے طالب دنیا ہوتا ہے
اور آیتہ فاما من طغیٰ الخ (جس نے سرکشی کی اور بہتر سمجھا
حیات دنیا کو) اس کے حق میں (ثابت) ہے۔ اور
فرمایا دنیا کا طالب کافر ہے اور فرمایا مومن کم ہمت
ہوگا۔ لیکن دنیا کا طالب نہ ہوگا۔ اور فرمایا کہ مومن کو
اغنیا اور اہل فراغ کہہ سکتے ہیں دنیادار نہیں کہنا چاہیئے
کیونکہ دنیادار کافر کا خطاب ہے اور جو احکام کہ اس
رسوخ کیساتھ پائے جائیں۔ محکمات کا حکم رکھتے ہیں
اور مہدیؑ اور آپ کے صحابہؓ بھی مثل فرقان کے

باشد حکم محکمات وارد ـ و مہدی علیہ السلام
و اصحاب او نیز مثل فرقانند کقولہٖ تعالیٰ
یٰایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل
لکم فرقانا مخاطب بخطاب ایمان
از درگاہ رحمان محمدؐ نبی و محمدؑ ولی علیہما السلام
باصحابِ خویش اند و ایتمار ایں امر شریف ایشاں
باقصی الغایات رسانیدند پس بہ حکم کلام ربانی
تصریح گشت کہ جملہ ایشاں فرقان است
تا لازم آمد کہ در ایشاں نیز محکمات و متشابہات
باشد چنانچہ در قران است، ہمچنیں ہمہ صحابہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین میاں یکدیگر متشابہ اند
و محکمات در ایشاں ذات مہدی است
کہ منہ اٰیاتٌ محکماتٌ ھن
ام الکتاب ـ اشارت بروست
و از ایشاں ہر یکے را ـ یعنی از اصحابؓ
مہدی علیہ السلام بلکہ ہر تابع قرآن را
بقدر خویش ہم فرقان تواں گفت و محکمات
ایشاں موافقت آں ذات است یعنی
عین متابعت مہدی علیہ السلام حکم محکمات
دارد و جاری کردن ایں احکام میاں خاص
و عام لازم است تا کہ مسیح ابن مریم علیہ
السلام نزول نماید و ظاہر گردد پس آنچہ
او بفرماید و ہر چہ بنماید حق است
اٰمنا وصدقنا

ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ایمان والو اگر ڈر گئے
تم اللہ سے تو کر دیگا تم کو فرقان (اس آیت میں)
درگاہ رحمان سے محمد نبی اور محمد ولی علیہما السلام مع
اپنے اصحاب کے ایمان کے خطاب سے مخاطب
ہیں اور انہوں نے بھی اس بزرگ کام کی تعمیل (تقویٰ)
کو انتہائے مدارج تک پہنچایا پس، کلام ربانی سے
ظاہر ہوگیا کہ یہ سب کے سب، فرقان ہیں۔
اس لئے لازم ہوا کہ ان میں بھی محکمات اور
متشابہات ہوں۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ اسی طرح
تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں متشابہہ
ہیں۔ اور ان میں حضرت مہدی علیہ السلام کی ذات
محکمات ہے کیونکہ منہ اٰیاتٌ محکماتٌ ھن
ام الکتاب کا اشارہ اسی کی طرف ہے اور ان
میں سے ہر ایک کو یعنے اصحابؓ مہدیؑ سے بلکہ
ہر ایک تابع قرآن کو بھی ان کے مرتبہ کے
موافق فرقان کہہ سکتے ہیں اور اُن میں محکمات اس وقت
کی موافقت ہے۔ یعنے حضرت مہدی علیہ السلام کی
عین متابعت محکمات کا حکم رکھتی ہے۔ خاص و عام
پر ان احکام کا جاری کرنا لازم ہے۔ یہاں تک کہ
مسیحؑ ابن مریمؑ نازل اور ظاہر ہوں۔ پس (بعد نزول)
حضرت عیسیٰؑ جو حکم کہ نافذ فرمائیں اور جو راہ کہ آپ
دکھلائیں وہی حق ہے۔ آمنا وصدقنا